بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

4

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

کسی بھی قسم کی احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنی تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9؍ستمبر 2016 بمقام بیت السبوح ،فرنکفرٹ (جرمنی)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گذشتہ اتوار اپنے تین دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسے کے دوران غیروں پر جو جلسہ کا اثر ہوا ان میں سے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔بوسنیا سے آنے والے ایک مہمان ابراہیمو صاحب کہتے ہیں کہ احمدیت ہی حقیقی سچائی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔مجھ پر سب سے زیادہ اثر خلیفۃ المسیح کے خطبات اور تقریروں کا ہوا۔کہتے ہیں کہ میرا دل ہر لحاظ سے مطمئن ہوا اور میں بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہو گیا۔مجھے آپ لوگوں کی تنظیم محبت اور امن نے اپنا دیوانہ بنالیا ہے۔

عراق کے ایک دوست ریاض صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا منظر میرے لئے انتہائی حیران کن تھا۔اخوت اور بھائی چارے کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔کہتے ہیں مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی اور خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں کہتے ہیں میں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقے کے پاس نہیں ہے اس لئے سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردد نہیں ہوا اور واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ داروں کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا ہمیں کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ہم بھی یہ تمام باتیں سن کر جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

ایک دوست سلمان صاحب کہتے ہیں جلسہ کے ماحول نے مجھے بے حد متاثر کیا ایسا منظم اجتماع میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا لوگوں کے اخلاق ان کا حسن سلوک اور پیار محبت کی فضا یہ تمام چیزیں آجکل دنیا میں سوائے احمدیت کے اور کہیں نظر نہیں آتی اور انہی چیزوں کو دیکھ کر میں آج جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

بوسنیا کے ایک مہمان بائرن صاحب کہتے ہیں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔یہ جماعت سچی جماعت ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہے جلسہ پر جب میں نے خلیفہ وقت کی باتیں سنیں تو میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

بیلجیئم سے آنے والے ایک مہمان غریو صاحب کہتے ہیں میں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں میرے لئے ناقابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ میں مولویوں سے

احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔ آج میری وہ خواہش پوری ہو گئی میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ 4

میسیڈونیا کے ایک عیسائی دوست ٹونی صاحب جو صحافی ہیں کہتے ہیں میری عمر باون سال ہے میں نے اپنی زندگی میں اس طرح منظم اجتماع نہیں دیکھا۔ جلسہ کے انتظامات میں میں نے کوئی کمی نہیں دیکھی نہ یو۔کے میں نہ یہاں۔ صحافی بڑی تنقید کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن یہ احمدیت کی خوبصورتی ہے کہ ہر جگہ ان کو ایک سی چیز نظر آئی۔

ایک غیر احمدی مسلمان صحافی ہیں سینادصاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے میں بہت متاثر ہوا ہوں پہلی بار میں نے دیکھا کہ ایک جگہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ موجود ہیں سب تہذیب یافتہ ہیں کسی کے چہرہ پر غصہ یا نفرت کے آثار نہیں تھے۔ خلیفہ کی تقاریر بہت طاقتور تھیں جو سب پر اثر ڈال رہی تھیں۔ ان کی تقاریر لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہی تھیں۔ میرے ساتھ ایک دوست بھی آئے ہوئے تھے جو عیسائی ہیں جلسہ کے آغاز سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

بوسنیا سے ایک دوست ڈاکٹر عادل کہتے ہیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات اور پروگرام اپنی نوعیت میں منفرد تھے۔ کہتے ہیں میں بحیثیت ایک ڈاکٹر گذشتہ پچیس سال سے مختلف پروگراموں میں شمولیت اختیار کرتا رہا لیکن اس قسم کے انتظامات اور نظم وضبط مجھے کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ کہتے ہیں اسلام کی بنیاد اطاعت اور نظم وضبط پر ہے اور یہی بات مجھے یہاں جلسہ میں نظر آئی۔

ایک مہمان دانیال صاحب ہیں کہتے ہیں کہ یہ جلسہ ہزاروں روحانی مردوں کو زندگی بخشنے والا جلسہ تھا اور ان روحانی مردوں میں سے میں بھی ایک ہوں جسے جلسہ میں شامل ہو کر از سرِ نو روحانی زندگی عطا ہوئی ہے۔

بوسنیا سے ایک غیر از جماعت نوریا صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے دل میں ایک عجیب کیفیت طاری ہے جو کہ خارج از بیان ہے۔ میں اندر سے بدل چکا ہوں۔

رومانیہ سے ایک نومبائع فلوریان صاحب کہتے ہیں جلسہ کے جملہ انتظامات سے بیحد متاثر ہوا ہوں ہر انتظام بہت مکمل اور ناپ تولا اور بہترین ہے کسی انتظام کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں کوئی کمی ہے یا نقص ہے۔ ہر کارکن اپنی ڈیوٹی میں پوری طرح مگن محو اور مہمانوں کی محبت سے سرشار ہے۔ بیعت کے وقت ایک خوشی کی لہر اور ایک عجیب سا احساس تھا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ایک خاص کیفیت کو میرے دل نے محسوس کیا بیعت کے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے یوں لگتا تھا کہ ایک مقناطیسی فیلڈ بن گیا ہے اور سب ایک جذب اور کشش کے گھیرے میں ہیں۔ کہتے ہیں یہ جلسہ میرے لئے ایک خواب سے کم نہ تھا۔

بلغاریہ سے بھی کافی بڑی تعداد میں لوگ آئے تھے 76 افراد کا وفد تھا۔ 25 احمدی احباب تھے باقی سب غیر از جماعت تھے۔ ڈاکٹر بزنس مین فوج کے اعلیٰ ریٹائرڈ افسران بھی تھے ٹیچر بھی تھے پڑھے لکھے لوگ تھے ایک مہمان خاتون میگڈا صاحبہ کہنے لگیں کہ یورپ کے ممالک میں بیشمار غیر ملکی مہاجرین آرہے ہیں اور مقامی لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے لیکن خلیفہ نے اس بارے میں جو رہنمائی کی ہے وہ دلوں کو سکون عطا کرنے والی ہے اور تمام بے چینیوں کا حل ہے اسی طرح آپ نے جو عورتوں اور مردوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے میں اس سے بڑی متاثر ہوئی ہوں۔

مالٹا سے بھی ایک وفد آیا ہوا تھا اس میں ایک ڈاکٹر بھی تھے کہتے ہیں جلسہ میں شرکت اور خلیفہ وقت کے خطابات اور خصوصاً دوسرے روز غیر مسلموں سے خطاب کے بعد میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جہاد کی جو تفسیر جماعت احمدیہ کرتی ہے اس سے متعلق ایک کتاب شائع کر کے مسلمانوں کو پڑھانی چاہئے اسی طرح غیر مسلموں کو بھی جہاد کی حقیقت بتانی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ مالٹا کے لوگوں کو احمدیت کی خوب تبلیغ کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے۔

لاٹویہ سے آنے والے ایک وکیل آرورڈ صاحب کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا۔ میں نے اپنی زندگی میں آپ سے زیادہ محبت کرنے والے مدد کرنے والے اور خدمت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے فخر کا باعث ہے اور واپس جا کر میں

اپنی زندگی کے متعلق دوبارہ غور کروں گا۔

ایک مہمان خاتون ٹینا صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کی تقریر میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بارے میں جو خطاب تھا اس نے مجھ پر بہت عمدہ اثر کیا اور اب میں کہہ سکتی ہوں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔

بیلجیئم سے آنے والے ایک غیر احمدی مہمان جو سینیگال کے باشندے ہیں کہتے ہیں کہ جو نظام یہاں دیکھا اور کہیں نظر نہیں آیا۔ جماعت احمدیہ ہی آج کے دور میں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتی نظر آتی ہے۔

لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ میں نے ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اندازہ ہوا ہے کہ اسلام حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔ میں واپس جا کر اسلام احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں گی۔ جلسہ میں شامل ہو کر میں اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی محسوس کر رہی ہوں۔

پھر ایک مہمان مسٹر ارالڈو جوا کاؤنٹنٹ ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ نے مسلمانوں کی محبت میرے دل میں پیدا کی ہے۔ مسلمان امن چاہتے ہیں جنگ نہیں۔ ISIS اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتی۔

جلسہ کے دنوں میں جہاں ہم جلسہ کی برکات سے فیض پاتے ہیں اور اپنی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کا باعث بھی بنتے ہیں وہاں ہمیں اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ مجھے یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہر دفعہ بہت ساری کمزوریوں کا میں ذکر کروں یا ان کی نشاندہی کروں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ خامیاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں کوئی نظام بھی کامل کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائی ہے وہاں ہمیں اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ انتظامیہ کو خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور لال کتاب بنائیں جس میں غلطیوں کا اندراج ہو۔ اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح ہمارے نظام میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اپنے تمام شعبہ جات کی بعد میں میٹنگ کریں اور انہیں کہیں کہ اپنے اپنے شعبہ کی کمیاں نوٹ کر کے لائیں۔ جہاں جہاں ان کو کوئی سقم نظر آئے وہ نوٹ کر کے لائیں تا کہ آپس کے مشورے سے ان کا بہتر حل نکالا جائے آئندہ سال بہتر انتظام ہو اور اگر لوگوں کی طرف سے کوئی اصلاح طلب یا قابل توجہ امر سامنے آئے تو فوراً کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے آئندہ مضبوط پلاننگ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق عطا فرمائے سب کو۔

اس دورے کے دوران مجھے کچھ مسجدوں کے سنگ بنیاد اور افتتاح کرنے کا بھی موقع ملا۔ یہ بھی تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔ غیر مہمان آ کر اسلام کے بارے میں جب معلومات لیتے ہیں تو ان کے لئے بڑی حیران کن بات ہوتی ہے کہ اسلام کی تعلیم کا یہ پہلو تو ہمیں پہلے کبھی نہیں دکھایا گیا۔ اس وقت اس بارے میں بھی بعض تاثرات پیش کر دیتا ہوں۔

ایک مسجد کے افتتاح میں ایک ہسپانوی عیسائی ہیں کہتے ہیں کہ میرا بیٹا کچھ سال قبل احمدی ہو گیا جس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی کیونکہ میں ایک کیتھولک عیسائی ہوں اور اپنے مذہب کا بہت پابند ہوں مجھے افسوس تھا کہ میرا بیٹا کس جگہ پر آ پہنچا ہے اور اسلام کو میں مضر جانتا ہوں۔ بہرحال آج آپ کے خلیفہ کو میں نے دیکھا اور ان کی باتیں سنیں اور مجھے ایک حقیقی امن کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ میرا بیٹا اچھی جگہ پر ہے۔

پھر ایک خاتون مہمان تھیں کیرولا صاحبہ کہتی ہیں مجھے کچھ برا بھی لگا اور افسوس بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ کو بار بار کہنا پڑا کہ اسلام امن کا مذہب ہے لیکن میں سمجھ سکتی ہوں کہ دنیا میں آجکل جو اسلام کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور اتنی غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو لوگوں کو سمجھانے کے لئے بار بار اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے انہوں نے کہتی ہیں کہ بہت باریک بینی سے انہوں نے اس امر کو بیان کیا کہ اسلام امن کا پرچار کرنے والا ہے کوئی اس کے مخالف دلیل نہیں دے سکتا جس طرح بیان کیا ہے۔ کہتی ہیں پیغام بڑا سادہ ہے کہ ہر ایک کو آپس میں گلے لگانا چاہئے اور باہم محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ پھر کہتی ہیں مجھے احمدیہ مسجد سے کسی قسم کا شکوہ نہیں مگر ایک افسوس ضرور ہے اور اس بات کا افسوس ہے کہ جبکہ مسجد اور گرجے کا مقام ایک ہی ہے مسجد مسلمانوں کی عبادتگاہ ہے گرجا عیسائیوں کی عبادتگاہ ہے ایک ہی مقام ہے تو پھر بھی گرجوں کو شہر کے مرکز میں بنانے کی اجازت ملتی ہے

اور مسجدوں کو شہر سے باہر اور نمازیوں کو دور آنا پڑتا ہے یہ کونسل جو ہے کیوں شہر میں مسجد بنانے کی اجازت نہیں دیتی۔ اب ان میں سے خود ایسے لوگ کھڑے ہونے شروع ہو گئے ہیں جو پہلے مسجدوں کے مخالف تھے اب مسجدوں کی حمایت کرنے لگ گئے ہیں انہی تقریبات کی وجہ سے۔ مسجدوں کے افتتاحوں کی وجہ سے کہ ہماری مسجدیں بھی شہروں کے اندر بننی چاہئیں۔

میئر صاحب نے کہا ایک جگہ کہ مجھے بڑا گھمنڈ تھا کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں مگر آج مجھے اسلام کے بارے میں اور خاص طور پر آپ کی اسلامی ہمدردی کے جذبات سے بھری دنیا بھر میں امداد کے بارے میں مزید سیکھنے کو ملا اس بارے میں جو میں نے کچھ بتایا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے بہت خوشی ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ اسلام گرجوں کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے اور دیگر تمام مذہب کے مقتدیوں کی حفاظت کی بھی۔

ایک مہمان مسٹر سٹیفن کہتے ہیں آج میں نے اسلام کے بنیادی اصول سیکھے ہیں

پھر ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ خلیفہ کا پیغام سنا خطاب سنا میں نے ہمسایوں کے حوالے سے ایسی تعلیم اعلیٰ تعلیم پہلے کبھی نہیں سنی۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسائے کے حقوق ادا کرنا شروع کر دے جیسا کہ آپ کے خلیفہ نے کہا ہے تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ کہتی ہیں کہ خلیفہ نے کہا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرو یقیناً یہی امن کی مکمل تعلیم ہو سکتی ہے۔

پھر ایک جرمن خاتون نے کہا نہ ایک جرمن مرد نے کہ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کے خلیفہ نے عورت اور مرد کے ہاتھ ملانے والے معاملے کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے ان کا خطاب سننا میرے لئے باعث عزت تھا ان کے دلائل کو رد نہیں کیا جا سکتا جو انہوں نے دیئے۔ خلیفہ نے بالکل درست کہا ہے کہ ایک امن پسند اور tolerant معاشرے میں ہمیں ایک دوسرے کے عقائد کا خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ایک بات تو ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ دوسروں کے ساتھ بات چیت میں جب اپنے دین اور مذہب اور روایات کی بات کر رہے ہوں تو حکمت سے بات کرنی چاہئے تا کہ آپ کی بات ان کو پہنچ بھی جائے اور دوسروں کے جذبات کو تکلیف بھی نہ ہو۔

یاد رکھیں کہ ہم نے زبردستی کسی کو منوانا نہیں ہے لیکن اپنی تعلیم سے پیچھے بھی نہیں ہٹنا ہمیں شرمانے کی ضرورت نہیں کسی معاملے میں دین کے معاملے میں اسلام کی تعلیم ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ کسی احمدی لڑکے کو لڑکی کو عورت اور مرد کو احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم نے دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے تو ہمیں ہر معاملے میں اپنے عملی نمونے پیش کرنے ہوں گے اور جرأت بھی دکھانی ہوگی۔

کسی بھی قسم کی احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنی تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔ لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 9 September 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB

4